سوال

(368) بیوی کوماں بہن کہنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

فیصل آباد سے محمد اکرم لکھتے ہیں۔ کہ میں نے اپنی بیوی کوتین دفعہ ماں بہن کہہ دیا ہے۔ کیا ایسے کلمات کہنے سے طلاق ہوجاتی ہے۔ تو رجوع کی کیا صورت ہوگی کتاب وسنت کی روشنی میں میری مشکل حل کرنے میں مدد کریں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

عرب معاشرہ میں بسا اوقات یہ صورت پیش آتی تھی کہ جب میاں بیوی کا کسی معاملہ میں جھگڑا ہوجاتا تو شوہر غصہ میں آکر کہتا "تو میرے لیے میری ماں کی پیٹھ کی طرح ہے" مطلب یہ ہوتا کہ تجھ سے مباشرت کرنا میرے لئے ایسا ہے جیسے اپنی ماں سے مباشرت کروں اسے شریعت کی اصطلاح میں ظہار کہا جاتا ہے۔ ہمارے ہاں بھی بہت نادان لوگ بیوی سے لڑکر اسے ماں بہن اور بیٹی سے تشبیہ دے بیٹھتے ہیں۔ مطلب یہ ہوتا ہے کہ گویا اب آدمی اسے بیوی نہیں بلکہ ان عورتوں کی طرح سمجھتا ہے۔ جو اس کے لئے حرام ہے۔ اس فعل کا نام ظہار ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ایسی بات کو ناپسندیدہ اور جھوٹی بات قرار دیا ہے۔ اور کفارہ کے طور پر اس کی کچھ سزا بھی رکھی ہے۔ جس کی تفصیل سورۃ مجادلہ میں بیان ہوئی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ بیوی کو ایسے کلمات کہنا ایک بہت بڑا گناہ اور حرام فعل ہے۔ اس کا مرتکب سزا کا حق دار ہے۔ لیکن جو شخص اپنی بیوی کو ماں یا بہن کہہ دیتا ہے۔ تشبیہ وغیرہ نہیں دیتا کہ یہ صورت بھی ظہار ہوگی یا نہیں؟ اس میں کچھ اختلاف ہے۔ حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ اپنی بیوی کو بہن کہہ کر پکار رہا تھا۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بطور غصہ فرمایا: کہ یہ تیری بہن ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ناپسند کرتے ہوئے منع فرمایا۔ (ابوداؤد الطلاق 2210)

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ بیوی کو ماں یا بہن کہنے سے ظہار تو نہیں ہوتا البتہ سخت بے ہودہ بات ضرور ہے۔ اس سے اجتناب کرنا چاہیے۔ البتہ مالکی حضرات اسے بھی ظہار قرار دیتے ہیں حنابلہ کے ہاں اس میں کچھ تفصیل ہے۔ کہ اگر ایسے کلمات بحالت غصہ کہے جائیں تو ظہار ہوگا اگر پیار و محبت کی بات کرتے ہوئے ایسے کلمات کہہ دیئے جائیں تو انتہائی ناپسندیدہ حرکت ہے۔ لیکن اسے ظہار نہیں قرار دیا جائے گا۔ صورت مسئولہ میں خاوند نے اپنی بیوی کو ماں بہن کہا ہے ہمارے نزدیک یہ ظہار نہیں ہے کیوں کہ اس نے ابدی محرمات میں سے کسی عورت کے کسی ایسے عضو کے ساتھ تشبیہ نہیں دی جس پر اس کا نظر ڈالنا حرام تھا۔ طلاق تو کسی صورت میں نہیں ہے۔ چونکہ سائل نے ایک بے ہودہ اور ناپسندیدہ بات کہی ہے اس لئے اسے چاہیے کہ اس گناہ کی تلافی کے لئے صدقہ وخیرات کرے اور آئندہ ایسی حرکت کرنے سے توبہ کرے کیونکہ ایسا کرنا مومن کی شان کے خلاف ہے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

[فتاوی اصحاب الحدیث]

جلد:1 صفحہ:379